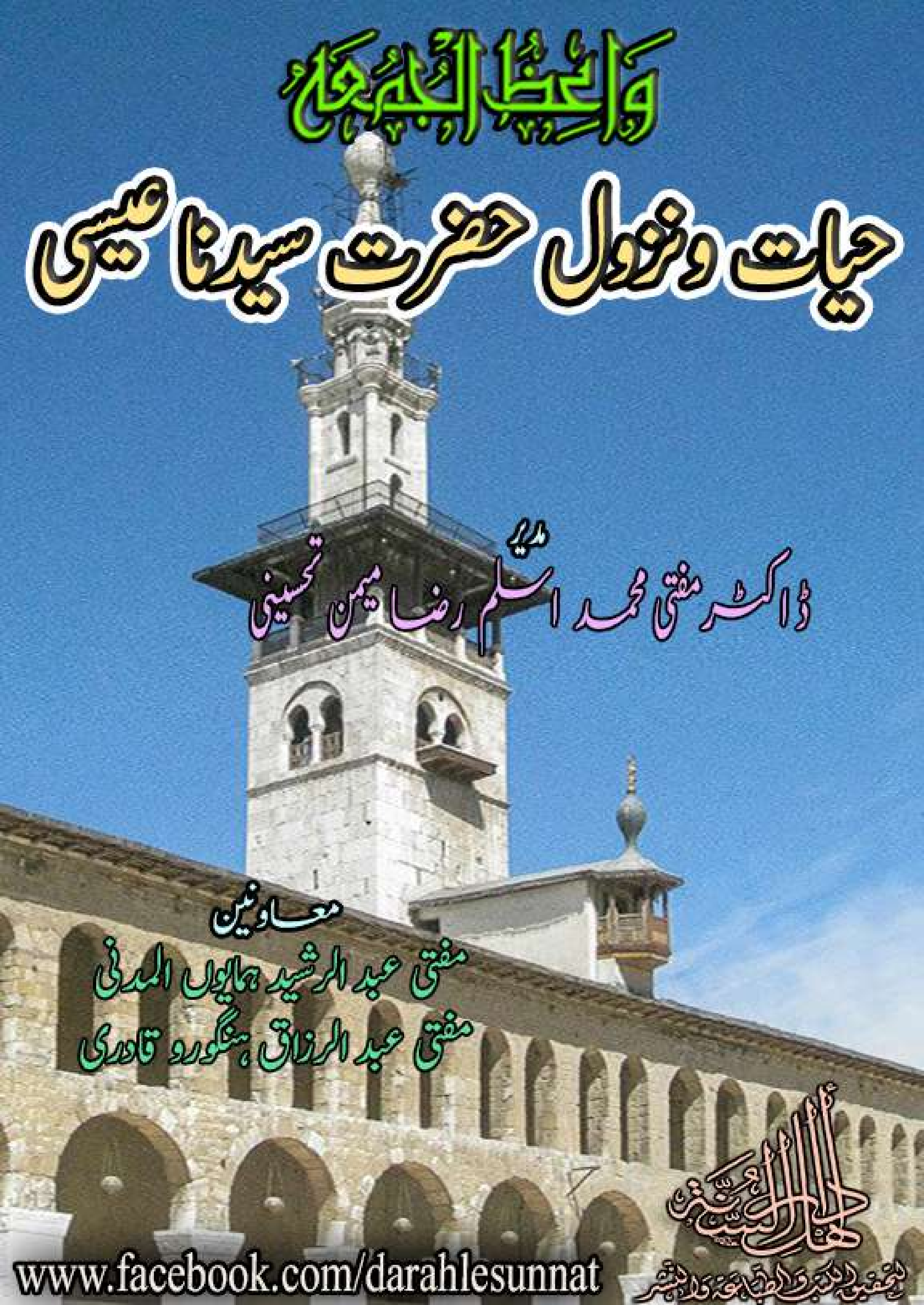


وائظ الجمعہ

حیات ونزول حضرت سیدنا عیسیٰ

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی مدظلہ

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

دار اهل السنّۃ
للتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حیات ونُزولِ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۶

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۳ھ/۲۰۲۱ء

حیات ونُزولِ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

یَسوع مسیح کا لُغوی معنی

برادرانِ اسلام! "یَسُوع" عربی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں، جس کے معنی مبارَک، سیّد (سردار) اور نَجات دلانے والے کے ہیں، جبکہ لفظ "مسیح" کا معنی کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے اور اُس سے بُرا اثر دُور کرنے کے ہیں۔ اس سے مراد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی ہے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق قصبہ ناصری (Nazareth) سے تھا، اس نسبت سے آپ کا لقب "ناصری" ہے۔

ولادتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ... مظہرِ خداوندی

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بن باپ کے حضرت سیّدہ کنواری پاک بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اَطہر سے پیدا ہوئے، جو کہ بیت المقدس کی خدمت پر مامور تھیں۔ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کو حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی طرح اپنی قدرتِ کاملہ کا مظہر بنایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾[1] "عیسیٰ کی مثال اللہ تعالی کے نزدیک آدم کی طرح ہے، اُسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا: "ہوجا!" تو وہ فوراً ہوجاتا ہے"۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کو، حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے، کہ جس طرح سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے، اسی طرح حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام بھی بنا باپ کے پیدا ہوئے۔ تو جب بِن ماں باپ کے پیدا ہونے کے باوُجود، حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام خدا یا خدا کے بیٹے نہیں، تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بنا باپ کے پیدا ہونے کے باعث، خدا یا اس کے بیٹے کیسے ہوسکتے ہیں؟!

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہیں کہ "نجران کے نصاری کا ایک وفد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ گمان کرتے ہیں، کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے بندے ہیں؟ فرمایا: «أجلْ! إنّهُ عبدُ الله ورسولُهُ وكلمتُهُ، ألقاهَا إلَى العَذراءِ البتُولِ» "جی ہاں! وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے کنواری بتول (حضرت بی بی مریم رضی اللہ تعالی عنہا) کی طرف اِلقاء کیا"، نصاری یہ سن کر بہت غصے میں آئے اور کہنے لگے: یا محمد! کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اس سے ان کا یہ مطلب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ!)، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام صرف بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اور حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام تو ماں

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۵۹.

اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے، تو جب انہیں (یعنی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) اللہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو، تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کی مخلوق اور بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے!"[1]۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت میں، ایک عجیب اور قاطعِ شرک (شرک کو مٹانے والا) اَمر یہ بھی تھا، کہ اللہ رب العزّت نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچپن میں قوّتِ گویائی عطا فرمائی، جس کے ذریعے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف اپنی والدہ، سیّدہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی بیان فرمائی، بلکہ خود کو "اللہ کا بندہ" بھی قرار دیا، اور یوں مستقبل میں انہیں "اللہ کا بیٹا" قرار دینے والوں کا، اپنے قول کے ذریعے پہلے ہی سے رَدّ واِبطال فرمادیا!۔

کلامُ اللہ کے مطابق آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچپن میں کلام کرتے ہوئے یوں فرمایا: ﴿اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۟ۙ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۪ۖ ۟ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ؗ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۟ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا﴾[2] "میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی، اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا، اور میں کہیں بھی رہوں اُس نے مجھے مُبارَک کیا، اور جب تک جیوں مجھے نماز وزکاۃ کی تاکید فرمائی، اور اپنی ماں سے اچھا سُلوک کرنے والا بنایا، اور مجھے بے رحم بدبخت نہ بنایا، اور مجھ پر میری پیدائش، وفات اور پھر اُٹھائے جانے کے دن سلامتی ہے"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳، آل عمران، زیرِ آیت:۵۹، ص۱۱۷۔
(۲) پ۱۶، مریم: ۳۰-۳۳.

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے لیے یہود کی منصوبہ بندی

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوّت کا اعلان فرما کر، جب تبلیغِ دین کا آغاز فرمایا، تو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، توریت کی تصدیق کرتے ہوئے جب حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بعض اَحکام منسوخ فرمائے، تو یہودی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانی دشمن بن گئے، اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے منصوبے بنانے لگے!۔

دوسری طرف حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوتِ اسلام کا سلسلہ جاری وساری رکھا، جس کے نتیجے میں سب سے پہلے صرف بارہ اَفراد نے لبیک کہتے ہوئے دینِ حق قبول کیا۔ قرآنِ پاک میں ان بارہ اَفراد کے لیے "حَوارِی" کا لفظ استعمال ہوا ہے، حواری سے مراد مخلصین کا وہ گروہ ہے، جو تبلیغِ دین کے سلسلے میں حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُعاون ومددگار رہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالی نے ان حواریوں کا ذکر کچھ یوں فرمایا ہے: ﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾(۱) "پھر جب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان یہود سے کفر پایا، بولا: کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، اور آپ گواہ ہوجائیں کہ ہم مسلمان ہیں، اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تُو نے اُتارا، اور رسول کے تابع ہوئے، تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے!"۔

یہود نے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے، انتہائی مکر وفریب اور

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۵۲، ۵۳.

دھوکے سے کام لیا، اور ایک شخص کو حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے لیے مقرّر کر دیا، اللہ رب العالمین نے ان کے تمام مکر وفریب کو ناکام بنا دیا، اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بحفاظت، زندہ آسمان پر اٹھالیا، اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ جلّ جلالہ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ﴾[1] "کافروں نے مکر کیا، اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی، اور اللہ سب سے بہتر چُھپی تدبیر والا ہے!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالی نے ان یہود کے مکر کا یہ بدلہ دیا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اُٹھالیا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت (شکل وصورت) اس شخص پر ڈال دی، جواُن کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا، چنانچہ یہود نے اسے اسی شُبہ پر قتل کر دیا!"[2]۔

آسمان پر زندہ اٹھائے جانے پر نصِ قرآنی

حضراتِ ذی وقار! یہودی عقائد کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب (سُولی) پر لٹکائے جانے کے بعد وفات پا گئے تھے، اور عیسائیوں کا یہ ماننا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سُولی پر لٹکایا گیا، جس کے نتیجے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی، مگر وفات کے تین دن بعد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ جبکہ دینِ اسلام ان اُمور کی نفی فرماتا ہے، اسلامی عقائد کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ قتل کیا گیا، نہ انہیں پھانسی دی گئی، بلکہ اللہ رب العالمین نے انہیں زندہ اور سلامت اپنی طرف اُٹھالیا۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ۟ۙ۱۵۷

---

(۱) پ۳، آل عمران: ٥٤.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳، آل عمران، زیرِ آیت: ۵۴، ص۱۱۶۔

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا﴾[1] "انہوں نے نہ حضرت عیسیٰ کو قتل کیا، اور نہ اُسے سُولی دی، بلکہ ان کے لیے اس کی شبیہ (شکل وصورت) کا ایک بنا دیا گیا، اور وہ جو اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں، ضرور اُس کی طرف سے شُبہ میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی! اور یقیناً انہوں نے اسے قتل نہ کیا، بلکہ اللہ نے اسے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اُٹھالیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے!"۔

شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود کے ہاتھوں مقتول نہیں ہوئے، بلکہ اللہ نے آپ کو آسمانوں پر اُٹھا لیا۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل ہو گئے، اور سُولی پر چڑھائے گئے جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے، تو وہ شخص کافر ہے؛ کیونکہ قرآن مجید میں صاف صاف مذکور ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ مقتول ہوئے، نہ سُولی پر لٹکائے گئے"[2]۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوبارہ زمین پر تشریف آوری

عزیزانِ گرامی قدر! اسلامی تعلیمات کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات ہیں، اللہ رب العالمین نے انہیں یہود کے شر سے محفوظ رکھا، اور آسمان پر اُٹھا لیا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام قُربِ قیامت میں زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے، اور جامع مسجد دِمشق کے شَرقی مینارہ پر نُزول فرمائیں گے، لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑیں گے، صَلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر و دجّال کو قتل کریں گے[3]۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ -يَعْنِي عِيسَى عليه السلام- نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا

---

(١) پ٦، النساء: ١٥٧، ١٥٨.

(٢) "عجائب القرآن" "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر"، ص٧٦۔

(٣) انظر: "سنن أبي داود" باب خروج الدجّال، ر: ٤٣٢٤، صـ٦٠٧.

رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ»(١).

"میرے اور عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ یقیناً نازل ہوں گے، جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہے، (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے، حالانکہ وہ بھیگے بال نہیں ہوں گے۔ وہ لوگوں سے دینِ اسلام کی خاطر جہاد کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ موقوف کر کے (صرف قبولِ اسلام کا اختیار دیں گے) اللہ تعالی ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملّتوں کو مٹا دے گا۔ وہ دجّال کو قتل کریں گے، اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے، پھر مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے"۔

حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے نُزول کی کیفیت

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی دوبارہ زمین پر تشریف آوری کے بارے میں، احادیث مبارکہ بکثرت وارد ہوئی ہیں، اور اُن میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے نُزول کا اس قدر تفصیلی بیان ہے، کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے نُزولِ مبارک کی جگہ اور کیفیت تک بیان کر دی گئی ہے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ

---

(١) المرجع نفسه.

رَأْسَهٗ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ»[1] "(حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) دِمشق کے مَشرقی سفید منارہ کے پاس، زَعفرانی خوشبودار دو چادروں میں ملبوس، آسمان سے اِس طرح اُتریں گے، کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پَروں پر رکھے ہوں گے، جب سر جھکائیں گے تو اُن کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے، اور جب سر اُٹھائیں گے تو (بالوں سے) موتی کی طرح قطرے ٹپکتے ہوں گے"۔

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آسمان سے تشریف لائیں گے، اُس وقت فجر کی نماز کی اِقامت ہو چکی ہوگی، امام المسلمین حضرت سیّدنا اِمام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنہیں دیکھیں گے، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہیں گے: «تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ! فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ»[2] "اے روحُ اللہ اِمامت کے لیے آگے تشریف لائیے! اس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے، کہ تمہارا امام ہی آگے بڑھے جو نماز پڑھائے"۔

ایک اَور روایت میں الفاظِ حدیث یُوں ہیں: «إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى؛ لِيَتَقَدَّمَ عِيْسٰى يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ؛ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيْمَتْ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ إِمَامُهُمْ»[3] "مسلمانوں کا امام ایک نیک شخص ہوگا (یعنی امام مَہدی)، وہ انہیں نمازِ فجر پڑھانے کو آگے بڑھ چکے ہوں گے،

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، ر: ٧٣٧٣، صـ١٢٧١.
(٢) "مسند الإمام أحمد" مُسْنَدُ جَابِرِ بن عبد الله، ر: ١٤٩٥٤، ٢٣/ ٢١٢.
(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، ر: ٤٠٧٧، صـ٦٩٦.

اسی دَوران اچانک عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان سے اُن کے پاس تشریف لائیں گے، وہ امام اُلٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے ہٹیں گے؛ تاکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، اِس پر عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا ہاتھ مبارک امام مَہدی کے کندھوں پر رکھ کر فرمائیں گے، کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے؛ کہ یہ جماعت آپ کے لیے قائم کی گئی ہے! تب امام مَہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں گے"۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نُزول اور کفّار ودجّال کی موت

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دوبارہ زمین پر تشریف آوری، کفّار ودجّال کی موت کا باعث ہوگی، صحیح حدیث میں ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بھی کسی ایسے کافر کے پاس سے گزریں گے، جس کے مقدّر میں ایمان نہیں، وہ وہیں مَر جائے گا۔ رسولُ الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ»[1] "حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے ہی کسی کافر کے پاس سے گزریں گے، آپ کے سانس کی خوشبو پہنچتے ہی وہ مَر جائے گا، اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سانس کی خوشبو، آپ کی حدِ نگاہ تک پھیلتی ہوگی"۔

ایک اَور صحیح روایت میں دجّال کے بارے میں ہے، کہ اُس کی نظر جیسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پڑے گی، وہ پگھلنے لگے گا، مصطفی جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»[2] "دجّال اس طرح پگھلے گا، جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے"۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین پر دوبارہ نزول فرمانے کے بعد، قُربِ قیامت

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، ر: ٧٣٧٣، صـ١٢٧١.
(٢) المرجع نفسه، ر: ٧٢٧٨، صـ١٢٥٤.

کے سب سے بڑے فتنے دجّال کا خاتمہ فرمائیں گے۔ حدیثِ حَسن صحیح میں حضرت نوّاس بن سمعان کلابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلَهُ»[1] "حضرت عیسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دجّال کا پیچھا کریں گے، یہاں تک کہ اسے بابِ "لُد" (Lod) میں پائیں گے، تو وہیں اسے قتل کریں گے"۔

نُزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق غامدی کا مَوقف

حضراتِ گرامی قدر! دَورِ حاضر میں جہاں دیگر نت نئے فتنے سر اُٹھا رہے ہیں، انہی میں ایک فتنہ "حیات ونزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام" کا انکار بھی ہے، جسے پاکستان میں پھیلانے کے لیے "جاوید غامدی" جیسے ماڈرن (Modern) اور نام نہاد اسکالر(so-Called Scholar) کو میدان میں اُتارا گیا ہے۔ غامدی صاحب حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیات اور ان کے دوبارہ زمین پر تشریف لانے کے مُنکِر ہیں، حالانکہ قرآن کریم واحادیث مبارکہ میں واضح طور پر، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اب تک زندہ ہونے اور آپ کے رَفع ونُزول پر دلالت موجود ہے۔ غامدی صاحب اپنے دیگر متعدّد عقائد کی طرح اس مُعاملے میں بھی، واضح طور پر گمراہی کا شکار ہیں!!۔

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیات اور آپ کا رَفع ونُزول، قرآنِ مجید کی متعدّد آیات اور صحیح احادیث سے ثابت ہے، جن میں سے بعض آیاتِ مبارکہ واحادیثِ طیّبہ گزشتہ سطور میں پیش کی جا چکی ہیں، اور چند آیات واحادیث مزید اس نیّت سے پیش کی جا رہی ہیں، کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیات ونُزول کے مُنکِرین پر اِتمامِ حجت ہو جائے:

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٢٤٠، صـ٥١٤.

(۱) حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نُزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جس کا ظاہر ہونا بہر صورت لازم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾[1] "یقیناً عیسیٰ قیامت کی خبر ہے، تو ہر گز قیامت میں شک نہ کرنا، اور میری پیروی کرنا! یہی سیدھی راہ ہے"، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے اُترنا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: «نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قَبْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[2] "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نُزول قیامت سے پہلے ہے"۔

(۲) حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس وقت تک وفات نہیں پائیں گے، جب تک تمام اہلِ کتاب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لے آئیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾[3] "کوئی کتابی ایسا نہیں جو اِس (عیسیٰ ابنِ مریم) کی موت سے پہلے اِس پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مختلف اَقوال بیان فرمائے ہیں، جن میں سے ایک قول یہ ہے کہ "قُربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نُزول فرمائیں گے، اس وقت کے تمام اہلِ کتاب اِن پر ایمان لے آئیں گے، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعتِ محمدیّہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

---

(۱) پ۲۵، الزخرف: ٦١.

(۲) "صحيح ابن حِبّان" كتاب التاريخ، ر: ٦٨١٧، صـ١١٧٧.

(۳) پ٦، النساء: ١٥٩.

کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے، اور نصارٰی (عیسائیوں) نے ان کی نسبت جو (مشرِکانہ) گمان باندھ رکھے ہیں، اُن کا اِبطال (رَدّ) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اِشاعت کریں گے، اُس وقت یہود ونصاری کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا، یا پھر قتل کر دیے جائیں گے، جِزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نُزول کرنے کے وقت تک ہے"[1]۔

مذکورہ آیتِ مبارکہ کے دوسرے جُز میں، بروزِ قیامت گواہی دینے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے، کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور آپ کے حق میں زبان درازی کی، اور نصارٰی (عیسائیوں) پر یہ کہ انہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب ٹھہرایا، اور خدا کا شریک گردانا، اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں، اُن کے ایمان کی بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام شہادت (گواہی) دیں گے"[2]۔

(۳) حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کے حوالے سے یہود نے جو منصوبہ بنایا تھا، وہ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی عمر پوری فرمائیں گے، اور آپ کو آسمانوں پر اُٹھالیا جائے گا، اس بارے میں اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں واضح طور پر ارشاد فرمایا: ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ﴾[3] "(یاد کرو) جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا (یعنی کفّار تمہیں قتل نہ کر سکیں گے)، اور تجھے اپنی طرف (آسمان پر بغیر

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۶، سورۂ نساء، زیرِ آیت: ۱۵۹، صـ۲۰۰، ۲۰۱۔

(۲) ایضاً، ۲۰۱۔

(۳) پ۳، آل عمران: ۵۵.

موت کے) اُٹھالوں گا"۔

(۴) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَماً مُقْسِطاً، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ، حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ»(۱) "مجھے اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں ابنِ مریم (حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دوبارہ) اُتریں گے، جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جِزیہ مَوقوف کردیں گے، اُس وقت مال ودَولت کی اتنی فراوانی ہوگی (اور لوگ اتنے خوشحال ہوجائیں گے) کہ مال قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا!"۔

(۵) ایک روایت میں ہے کہ تاجدارِ ختم نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟»(۲) "تم لوگوں کا اُس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا؟ جب تم میں عیسیٰ ابنِ مریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (آسمان سے) اُتریں گے، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا!"۔

نزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق علمائے امّت کے عقائد ونظریات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! نُزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عقیدے پر ساری اُمتِ مسلمہ متفق ہے، اس عقیدے کے قائل علمائے امّت کی تعداد شمار سے باہر ہے، لہذا اُن سب کا ذکر یہاں تقریبًا ناممکن ہے، مگر اس بارے میں چند علمائے امّت کے اقوال، عقیدہ اور نظریہ حسبِ ذیل ہے:

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب البُيوع، باب قتل الخنزير، ر: ۲۲۲۲، صـ۳٥٤.

(۲) المرجع نفسه، كتاب أحاديث الأنبياء، ر: ۳٤٤۹، صـ٥٨١.

حضرت سیّدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

(۱) حضرت سیّدنا امام حَسَن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ذاتِ والاصفات کسی تعارُف کی محتاج نہیں، آپ مشہور تابعی ہیں۔ نزولِ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنا عقیدہ ونظریہ بیان فرماتے ہیں کہ "یقیناً اللہ تعالی نے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی طرف آسمان پر اُٹھالیا ہے، اللہ تعالی اُن کو دوبارہ بھیجے گا، اُس وقت تمام نیک وبد لوگ اُن پر ایمان لائیں گے"[۱]۔

حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

(۲) حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے نُزول کا وقت اور کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اذان واِقامت کے درمیان نازل ہوں گے، آلاتِ جنگ اور دو زَرد چادریں اُن کے زیبِ تن ہوں گی، لوگ عرض کریں گے کہ آگے تشریف لاکر نماز پڑھائیے! آپ علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے کہ نہیں، بلکہ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے گا! تم ایک دوسرے پر امیر ہو"[۲]۔

حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عقیدہ

(۳) حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دوبارہ تشریف آوری، اور دیگر علاماتِ قیامت سے متعلق اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ "دجّال اور یاجُوج وماجُوج کا نکلنا، آفتاب کا مغرب کی طرف سے طُلوع ہونا، سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا، اور دیگر علاماتِ قیامت (جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں وارد ہوئیں) سب حق ہیں، ضرور واقع ہوں گی"[۳]۔

---

(۱) انظر: "تفسير ابن أبي حاتم" النساء، الآية: ۱۵۹، ر: ۶۲۵۱، ۴/ ۱۱۱۳.
(۲) "جامع معمر بن راشد" باب الدجّال، تحت ر: ۲۰۸۳۸، ۱۱/ ۳۹۹.
(۳) "الفقه الأكبر" أشراط الساعة، صـ۸۲.

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ

(۴) حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہما نزولِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے، وقتِ نُزول لوگوں کی کیفیت کا بیان فرماتے ہیں کہ "اُس وقت لوگ نماز کی اِقامت سُن رہے ہوں گے، کہ اتنے میں اُن کو ایک بادل ڈھانپ لے گا، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہو چکے ہیں"[1]۔

حرفِ آخر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمارا دَور فتنہ وفساد کا دَور ہے، یہود ونصاریٰ اور مُلحدین شب وروز اس کام میں مصروف ہیں، کہ جس قدر ہو سکے دینِ اسلام کو نقصان پہنچایا جائے، اسے پھلنے پھولنے سے روکا جائے، مسلمانوں کے مابین تفرِقہ بازی کو فروغ دیا جائے، نت نئے نظریات اور گمراہ کُن عقائد متعارف کرائیں جائیں، حضرت سیِّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کے رَفع ونُزول کا انکار، اور میڈیا کے ذریعے اس کی تشہیر بھی، اُسی فتنہ وفساد کی ایک کڑی ہے، لہذا اپنے ایمان کی حفاظت کیجیے! ایمان کے لٹیروں سے بچ کر رہیے! اپنے علمائے دین کی صحبت اختیار کیجیے! اور ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کیجیے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ایمان کی سلامتی کے ساتھ سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضِ رُوحانی سے کامل حصہ عطا فرما، ہمیں ان کا مقام ومرتبہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما، جو لوگ اُن کے رَفع ونُزول کے منکِر ہیں، انہیں ہدایت عطا فرما، آمین یا رب العالمین!

---

(١) انظر: "إكمال إكمال المعلم" للوشتاني، ١/ ٢٦٦، نقلاً عن الإمام مالك.

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.